

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

فضل روزنامت

جمعہ یوم

مدینۃ المہدیہ
قادیان ۱۱ ماہ صلح سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی علیہ السلام کے تعلق آج ۶ بجے شام کو ڈاکٹری رپورٹ منظر پر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے گھٹنے کے درد میں تخفیف ہے الحمد للہ۔ اجاب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔
حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت بھی بہتر ہے درد میں کمی ہے۔ رات کو نیند بھی آگئی۔ اجاب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ حضرت سیدہ ام دہیمہ اور صاحبہ حرم شان سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو خون بستور آ رہا ہے کمزوری بھی ہے۔ اجاب صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ صاحبزادہ مرزا دہیمہ احمد صاحب ابن سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایہ اللہ تعالیٰ کو گوشہ نشین بن جا رہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ صاحبزادہ سیدہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المؤمنین ایہ اللہ تعالیٰ کے درمیان عہدہ اجماع صاحب کی چھوٹی صاحبزادی امۃ النور بھی روز سے نوز سے نوز سے بار بار دعا فرماتے رہیں۔ مولوی نور محمد صاحب سیم سنگھ بی۔ اے۔ ۸ جنوری کو

جلد ۳۳ ماہ ۲۲ صلح ۲۲: ۱۳ ۲۶ محرم الحرام ۱۳۶۲ھ ۱۲ جنوری ۱۹۲۵ء نمبر ۱۱

ان کی حالت ہوتی۔ جسکا وہ خود اقرار کر رہے ہیں اور وہ یہ ہے کہ احوار میدان میں چاروں شلے پت زخمی پڑے تھے۔ مگر احمدی کھڑے مسکراتے تھے۔ کیا اس اعتراف کی موجودگی میں احوار کی شکست فاش اور جماعت احمدیہ کی شاندار فتح میں کوئی شک باقی رہ جاتا ہے۔ قطعاً نہیں۔ یہ تو میدان جنگ کا ذکر ہے۔ احوار کی کھلی شکست اور جماعت احمدیہ کی اس غیر معمولی کامیابی کا کیا نتیجہ نکلا۔ اور اس نے دنیا پر اثر کیا کیا؟ یہ بھی احوار ہی کا زبانی منہ ہی تھے۔ وہی احوار جو علی الاعلان کہتے تھے کہ کوئی ایک احمدی دنیا میں زیارت کے لئے بھی باقی نہ رہے گا۔ مری اب بھی کہہ رہے ہیں۔ اور اپنی سردانی بد تہذیبی اور بد مذاقی کی شان کو پوری طرح ظاہر کر رہے ہیں کہ

یہ ہے۔ اور مخالفین بھی اقرار کر رہے ہیں کہ احمدیت کی شافیں دور دور تک پھیل چکی ہیں۔ کون ہے جو احمدیت کے راستے میں حائل ہو سکے۔ کجا یہ کہ کوئی احمدی دنیا میں باقی نہ رہنے دے؟ (الفضل ۲۸ جولائی ۱۹۳۵ء)
اس کے بعد وہ تین سال گور گئے۔ جو احوار نے جماعت احمدیہ کو مٹانے کے لئے مقصد کے لئے تھے۔ لیکن نتیجہ کیا ہوا؟ ایک احوار خود ناکامی و نامرادی کے گڑھے میں گر گئے۔ اور آج یہ حالت ہے کہ گواہی احوار ہی پھر نبھال لینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور یہ ان کی آخری چکی ہوئی اشارت ہے مگر اب یہ نہیں کہتے۔ کہ وہ احمدیت کو مٹا دیں گے۔ بلکہ ایک طرف تو اپنی سابقہ ناکامی و نامرادی کا اعتراف کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف جماعت احمدیہ کی غیر معمولی ترقی کا اقرار کر رہے ہیں۔ چنانچہ چند ہی دن ہوئے یکم دسمبر ۱۹۳۵ء کے احوار کی اخبار "الفضل" میں ایک سرکردہ احوار یا ہٹر تاج الدین صاحب نے دعویٰ کیا ہے کہ

روزنامہ الفضل قادیان ۲۶ محرم الحرام ۱۳۶۲ھ
اخرا کہ جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں اپنی شکست کا کھلا اعتراف
جماعت احمدیہ چند سالوں سے ہر جگہ پانی جاتی ہے (زینلہ)۔
غور و فکر سے کام لینے والوں کے لئے تو احمدیت کی صداقت کے بے شمار نشانات ہیں۔ لیکن ہر قسم کے شک و شبہ سے بالا اور کو اہمیت دینے والے اصحاب کے لئے بھی کم نشانات نہیں۔ منجملہ ان کے ایک جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں احوار کی ناکامی و نامرادی بھی ہے۔ ذرا غور تو فرمائیے۔ آج سے دس سال قبل جب احوار جماعت احمدیہ کے خلاف کھڑے ہوئے اور انہوں نے ہر قسم کے ساز و سامان اپنے گرد و پیش فراہم شدہ دیکھے۔ اور ہر طبقہ نے انہیں اپنی امداد کا یقین دلایا۔ تو اس وقت وہ کس طعناً سے اپنی کامیابی کے دعوے کرتے۔ اور کس جوش و خروش سے جماعت احمدیہ کو بالکل کچل دینے کی ڈینگیں مارتے تھے۔ مگر آج وہ نہایت ندامت کے ساتھ جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں اپنی ناکامی و نامرادی کا اعتراف کر رہے ہیں۔ چونکہ اپنی ناکامی کا اعتراف ان کے لئے زہر کے گھونٹ پینے سے کم نہیں۔ اسلئے ان کا ذکر نہایت ہی بد تہذیبی اور بے ہودگی کے ساتھ کرنا ہے۔ لیکن خواہ وہ کتنی ہی بد زبانی کریں اپنی ناکامی پر تو پردہ نہیں ڈال سکتے۔ البتہ جماعت احمدیہ کی کامیابی کو اور زیادہ واضح کر دیتے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ان کی دعائی قابلیت کی داد دیتا ہوں۔ وہ اسلامی قلعے پر حملہ کرنے سے پیشتر بہت گہری سوچ اور سمجھ سے کام لیتے ہیں اور حملہ کرتے وقت نہایت احتیاط سے قدم اٹھاتے ہیں۔

(فضل ۵ جنوری ۱۹۲۵ء)

جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے۔ ان مسطور میں جماعت کو بینک نہایت بیوقوفانہ الفاظ میں مخاطب کیا گیا ہے۔ لیکن اس میں کیا شبہ ہے کہ اس بات کو کھلے طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ چند سالوں سے ہر جگہ پائی جاتی ہے۔ اور یہ چند سال وہی ہیں جن میں احرار جماعت احمدیہ کو دنیا سے نابود کر دینے کا آغا کر کے کھڑے ہوئے تھے۔ گویا جماعت احمدیہ کو نابود کرنے کی بجائے آج خود تسلیم کر رہے ہیں کہ انہیں اپنے اس مقصد میں کھلی ناکامی ہو چکی ہے۔ اور جماعت احمدیہ ختم ہونے کے بجائے اس قدر بڑھ چکی ہے۔ کہ آج ہر جگہ پائی جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ بالکل درست اور صحیح ہے۔ اب ایک طرف تو جماعت احمدیہ کی کامیابی اور ترقی کے متعلق احرار کے اس بیان کو رکھئے اور دوسری طرف واقعات اور شواہد پر نظر کیجئے تو صاف طور پر قدرت کر دگار کا نظارہ نظر آتا ہے احرار اور ان کے اعدا اور انصار کے مقابلہ میں ظاہری محاط سے جماعت احمدیہ کی حقیقت ہی کیا تھی۔ لیکن احرار اور جماعت احمدیہ کی گزشتہ جنگ کا جو نتیجہ رونما ہو چکا ہے۔ اور جس کا اعلان اب بھی خود احرار ہی کر رہے ہیں۔ اس سے

صاف طور پر ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ کی کامیابی محض خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید سے ہوئی۔ اور احرار کی ناکامی و ناکامی خدا تعالیٰ سے ان کی دوری اور عبوری کا ثبوت ہے۔ ایسی صاف اور کھلی شکست کھانے کے بعد احرار کئی رنگ کے وساوس کے ذریعے اپنی شکست پر پردہ ڈالنے اور عام مسلمانوں کو مغالطہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں چنانچہ ان کا یہ لکھنا بھی اسی سلسلہ میں ہے کہ جماعت احمدیہ اسلام اور مسلمانوں کے حق میں نہایت خوفناک ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ ہی اسلام کی ایک سچی خدمتگزار اور مسلمانوں کی حقیقی بھروسہ جماعت ہے۔ البتہ احراریت اور احرار کھن میں واقعی نہایت خوفناک ہے۔ اور اس کا تجربہ احرار کو ہو چکا ہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کی دعائی قابلیت کی داد دینے ہوئے احرار کے واحد ترجمان اور احرار کے خاص لیڈر مارٹر تاج الدین صاحب انصاری نے جس اسلامی قلعے کا ذکر کیا ہے وہ دراصل اسلامی نہیں بلکہ اجرائی قلعہ ہے جو جماعت احمدیہ کے حملے سے پاش پاش ہو چکا ہے۔

غرض احرار کو خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں ایسی شکست فاش دی کہ اس کا اثر انہوں نے خود احرار ہی کر رہے ہیں۔ اور اگر پھر انہوں نے جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں آنے کی جرات کی تو دیکھینگے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ انہیں ایسی شکست دیگی کہ وہی کسی کسریٰ تک جا سکیں۔

درخواست دعا

(۱) شیخ عبدالمنان صاحب پسر شیخ رحمت الدین صاحب مرحوم لاہور میں ہیں۔ (۲) خان بہادر چودھری ابوالہاشم خان صاحب ایم۔ اے کی آنکھوں کا آپرین کلکتہ میں ہوا ہے۔ (۳) شیخ محمد حسین صاحب ملتان بعارضہ غویبہ سخت بیمار ہیں۔ (۴) شیخ عبدالرحمن صاحب صحابی ایبٹ آباد عرصہ سے بیمار ہیں اور بوجہ مخالفت بے روزگار ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

تقریر امیر

حلقہ ذات زید کا ضلع سیالکوٹ کی جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت امیر المؤمنین امیرہ الدولہ نے ہنفرہ الخزینہ نے اس حلقہ کے واسطے ۳۰ اپریل ۱۹۲۴ء تک کے لئے چوہدری بشیر احمد صاحب ابن چوہدری عبدالرحمن صاحب مرحوم کو امیر مقرر فرمایا ہے۔ ناظر اعلیٰ قادیان

تقریر امیر

(۱) میرے والد چوہدری فتح محمد صاحب فوت ہو گئے ہیں انامہ وانا الیہ راجعون خیر احمدی احباب نے جنازہ پڑھا۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ نصر الدخان کھول ضلع ہوشیار پور۔

تقریر امیر

(۲) شیخ چراغ الدین صاحب موضع چک چٹھہ ضلع شوپورہ جلسہ کے ایام میں جب کہ ان کے لڑکے جلسہ پر آئے ہوئے تھے فوت ہو گئے ہیں۔ وہاں اور کوئی احمدی نہیں۔ بعض غیر احمدیوں نے ان کا جنازہ پڑھا اور دفن کیا۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں اور مغفرت کے لئے دعا کریں۔ مرحوم مخلص احمدی تھے۔ محمد ابراہیم شاہ کوٹ رحمت خان۔

تقریر امیر

(۳) غفور خان صاحب صالح نگر ضلع آگرہ بھر ۲۳ دسمبر ۱۹۲۴ء کو وفات پائے۔ مرحوم کے والد بڑی عمر کے ہیں۔ ان کیلئے صبر جمیل اور مرحوم کی مغفرت کے لئے احباب دعا فرمائیں خاکسار خیر احمد مبلغ ساہیو۔

تقریر امیر

چوہدری محمد سعید صاحب ابن چوہدری نواب محمد دین صاحب

کے گھر میں ایک بیٹا پیدا ہوا کہ چند روز میں فوت ہو گیا۔ پہلے بھی ان کا کوئی بیٹا نہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو فرزند نرینہ عطا فرمائے جو صحت اور اقبال مندی کے ساتھ لمبی عمر والا ہو۔ (منفق محمد صادق)

ولادت

(۱) خدا کے فضل سے ۷ جنوری زینت آرا بیگم صاحبہ بیگم جناب فضل دہاب ابوبکر صدیق صاحب انسپکٹر جنرل اکسٹریکٹ کے یہاں بیٹا تو لہوا۔ اللہ تعالیٰ مولود کو مبارک کرے۔ مولود جناب بیٹھے خیر الدین صاحب لکھنؤ کا نواسہ اور جناب نور محمد صاحب ڈی ایس پی کٹک کا پوتہ ہے۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت سے گزارش ہے۔ کہ بچہ کی درازی عمر اور نیکو کار ہونے کیلئے دعا کریں۔

ولادت

خاکسار بیگی خان (۲) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو لڑکا عطا فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا کرے خاکسار سلطان علی پھیرو چچی ضلع گورداسپور

ولادت

(۳) ۲ دسمبر کو میرے ہاں نواسہ تو لہوا۔ احباب جماعت بچے کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ سید رسول شاہ ہوشیار پور۔ (۴) خاکسار کے ہاں ۲۸ دسمبر کو فرزند تو لہوا۔ حضرت امیر المؤمنین امیرہ الدولہ نے ہنفرہ الخزینہ نے غلبہ نام تجویز فرمایا ہے۔ پانچ لڑکیوں کے بعد یہ پہلا فرزند ہے۔ عبدالرحمن ہنفرہ خانی

ولادت

(۵) ۴ دسمبر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس عاجز کو لڑکا عطا فرمایا۔ احباب کرام مولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کیلئے دعا فرمائیں خاکسار محمد امیر سکریٹری تبلیغ بھاکا بھٹیاں۔

اعلان نکاح

عزیزم سید ناصر احمد شاہ صاحب پسر سید ناصر شاہ صاحب مرحوم کا نکاح نیروبی میں ڈاکٹر سید ولایت شاہ صاحب کی لڑکی کے ساتھ ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو طریقیں کے لئے برکت کا موجب کرے۔ آمین خاکسار ایڈیٹر سید ناصر شاہ صاحب مرحوم

۴ خرچ ہے۔ نہ کہ سب رقم کیونکہ کھانا فیس وغیرہ کو اس کی آمد میں شمار نہیں کیا جاتا۔ ہاں جب وہ کام کرے۔ یا لازم ہو جائے۔ اس وقت سے سب آمد آمد شمار ہوگی۔ طالب علم اپنا جب خرچ اور وہ عورتیں جن کی شادی ہو چکی ہے۔ وہ اپنے خاندانوں سے فیصلہ کریں اور راہ خدا میں قربانی کرنے والوں میں شریک ہوں۔ یاد رہے کہ تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۷ فروری ۱۹۲۵ء ہے۔ مگر آپ وعدہ کرنے میں آخری آدمی نہیں۔ بلکہ یہ پڑھتے ہی اپنا وعدہ سمجھیں۔ فنا نشن سکریٹری تحریک جدید

حضرت امیر المؤمنین امیرہ الدولہ کے ارشاد

تحریک جدید میں حصہ لینے والی عورتوں اور طالب علموں کے متعلق

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی امیرہ الدولہ کی قوت قدسیہ اور حضور کی نیم شبی دعاؤں نے جماعت احمدیہ کے مردوں میں ہی نہیں۔ بلکہ عورتوں میں بھی وہ ایمانی قوت اور اخلاص پیدا کر دیا ہے۔ کہ ان کا بیشتر حصہ اب بے جو تحریک جدید کے پہلے دس سالہ جہاد میں مردوں کے دوش بدوش قربانی کرتا آ رہا ہے۔ اور اب گیارہویں سال میں سالانہ نم سے نہیں بلکہ سالانہ ہم سے بھی اضافہ کے ساتھ اپنے امام کے حضور و عہدے پیش کر کے اپنے اخلاص کا ثبوت دے رہے ہیں۔ مگر عورتوں کا ایک حصہ مردوں کی طرح ایسا بھی ہے۔ جو تحریک جدید کی اہمیت کا علم نہ رکھنے کے باعث یا آمد وغیرہ کا کوئی ذریعہ نہ ہونے کے سبب شامل نہیں ہو سکا۔ مگر اب بعض کی شادیاں ہو چکی ہیں۔ اور وہ چاہتی ہیں کہ اس تحریک میں حصہ لیں۔ خاکسار نے حضور کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ عورتیں تحریک جدید کے اس جہاد میں جو انہیں سالہ ہے۔ کس طرح شامل ہوں۔ تو حضور نے فرمایا۔ عورتوں کے متعلق ان کی آمد کا حساب ہو گا۔ کوئی نہ کوئی خرچ ان کو ملتا ہو گا۔ اگر نہیں ملتا۔ تو وہ اپنے خاندانوں سے فیصلہ کریں۔ پس اب ان عورتوں کے لئے جو تحریک جدید کے جہاد میں شامل ہونا چاہیں۔ ضروری ہے کہ اس طریق پر عمل کریں۔ اسی طرح طالب علموں کے متعلق فرمایا۔ طالب علم کے لئے ماہوار آمد ان کا جب

خطبہ نکاح

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام تری نسلاً بعیداً کی تشریح

از حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایڈلہ اللہ تعالیٰ

۲۹ دسمبر میاں عباس احمد خان صاحب ابن خان محمد عبداللہ خان صاحب کا نکاح صاحبزادی امۃ اباری صاحبہ بنت حضرت مرزا شریف احمد صاحب سے پڑھانے ہوئے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایڈلہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل خطبہ ارشاد فرمایا۔ خاکسار محمد اسماعیل دیا گلاھی

آیات سنو نہ کی تبادلت کے بعد فرمایا۔ میں جمعہ کا خطبہ شروع کرنے سے پہلے چند نکاحوں کا اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ میرا یہ بات کسی دفعہ ظاہر کر چکا ہوں کہ کچھ عرصہ تک میں ایسے لوگوں کے نکاح ہی پڑھا سکتا تھا۔ جو یا تو میرے عزیز ہوں۔ یا ان سے میرے تعلقات عزیزوں کی طرح ہوں۔ مثلاً دین کے لئے زندگی وقف کر چکے ہوں اس کے علاوہ کسی دوسرے کا نکاح ایسی صورت میں پڑھا سکتا تھا۔ جبکہ ایسے موقع پر وہ درخواست پیش کی جائے کہ میں کسی عزیز کے نکاح کا اعلان کرنے والا ہوں۔

آج میں عزیزم عباس احمد کے نکاح کا اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ جو میری چھوٹی بہن اور میاں عبداللہ خان صاحب کے لڑکے ہیں اور لڑکی عزیزم میاں شریف احمد صاحب کی ہے۔ گویا لڑکا میرا بھانجہ ہے۔ اور لڑکی میری بھتیجی ہے۔ عزیزم عباس احمد ہمارے خاندان میں سے دوسرا بچہ ہے۔ جو کہ حقیقی طور پر دین کی خدمت کے لئے تیاری کر رہا ہے اور اس نے اپنی زندگی دین کے لئے وقف کر رکھی ہے۔ یوں تو ہمارے خاندان میں سے ہر ایک نے اپنی زندگی وقف کر رکھی ہے۔ لیکن بعض کا وقف کچھ ایسا ادھوری قسم کا ہے۔ کہ اس کو استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ اور ایسے سامان پیدا نہیں ہوتے۔ کہ اس سے کام لیا جاسکے۔ یا تو مکمل دینی تقسیم حاصل نہیں کرتے۔ یا ان کی زندگی ایسے رنگ میں گزار رہی ہوتی ہے۔ کہ ہم سمجھتے ہیں وہ ان سختیوں اور مشکلات کو برداشت نہیں کر سکتے۔ جن مشکلات کو دین کی خدمت کے لئے برداشت کرنا پڑتا ہے یا دنیا کی محبت کی لونی ان میں پائی جاتی ہے۔ جن کی ذمہ سے ہم ان سے فائدہ نہیں اٹھا

سکتے۔ سب سے پہلے ہمارے خاندان میں سے عزیزم مرزا ناصر احمد نے اپنے آپ کو وقف کیا تھا۔ اور اس وقت تک اس نے اپنے وقف کو نبھا ہے۔ اب دوسرے نمبر پر عزیزم عباس احمد نے اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے وقف کیا ہے۔ اور اس عزم اور ارادہ کے ساتھ باقاعدہ دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ کہ وہ اپنی زندگی دین کی خدمت میں لگا لگائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ کہ ان کے بعد ہمارے خاندان میں سے کس کس کو ایسے رنگ میں وقف کرنے کی توفیق ملے۔ کہ ان کا وقف سلسلہ کے لئے فائدہ مند بھی ہو۔ اور جن کے حالات وقف کے مطابق ہوں۔ تا وہ خود اپنے لئے اور جنت کے لئے بھی ٹھوکر کا موجب نہ بن جائے۔ حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے ساٹھ ستر سال پہلے یہ الہام شائع فرمایا تھا تری نسلاً بعیداً۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس نشان کو ایسے رنگ میں پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ کہ روز بروز اس نشان کی اہمیت اور عظمت بڑھتی چلی جاتی ہے بعض نشان اس قسم کے ہوتے ہیں۔ کہ جبروت وہ شائع کئے جاتے ہیں۔ تو بڑے ہوتے ہیں اور ان کی عظمت زیادہ ہوتی ہے۔ مگر جو جوں زمانہ گزرتا جاتا ہے۔ اس نشان کی عظمت بھی آہستہ آہستہ کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ لیکن بعض نشان اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ابتدا میں چھوٹے نظر آتے ہیں۔ مگر زمانہ کے ساتھ ساتھ وہ بڑے ہوتے چلے جاتے ہیں جوں جوں زمانہ گزرتا ہے۔ ان کی عظمت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ چنانچہ جب وقت حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ الہام ہوا۔ کہ تری نسلاً بعیداً۔ اس وقت حضرت سیح

علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مرتد دہیئے تھے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کے ہاں کچھ اور بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہوئیں اور پھر خدا تعالیٰ نے ان کو وسیع کیا۔ اور اب ان بیٹوں اور بیٹیوں کی نسلیں الہام الہی کے ماتحت شادیاں کر رہی ہیں۔ اور ترقی نسلاً بعیداً کے نئے نئے ثبوت یہاں کر رہی ہیں۔

دنیا میں نسلیں تو پیدا ہوتی ہی رہتی ہیں لیکن مسرت سے کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ کونسا نشان ہے نسلیں تو دنیا میں اکثر آدمیوں کی جلتی ہی ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ کتنے آدمیوں کی نسلیں ہیں۔ جو ان کی طرف منسوب ہوتی ہوں۔ اور منسوب ہونے میں فخر محسوس کرتی ہوں۔ اکثر آدمیوں کی نسلیں ایسی ہوتی ہیں۔ کہ اگر ان سے پوچھا جائے۔ کہ تمہارے پر دادا کا کیا نام تھا۔ تو ان کو پتہ نہیں ہوتا۔ مگر قوی نسلاً بعیداً کا الہام بتا رہا ہے کہ حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسل آپ کی طرف منسوب ہوتی چلی جائے گی۔ اور لوگ اٹھ اٹھ کر کہا کریں گے۔ کہ حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسل آپ کی پیشگوئی کے ماتحت آپ کی صداقت کا نشان ہے۔ پس تری نسلاً بعیداً میں صرف یہی پیشگوئی تھیں۔ کہ آپ کی نسل کثرت سے ہوگی۔ بلکہ حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت شان کا ہمیں اس رنگ میں اس پیشگوئی میں ذکر ہے کہ آپ کا مرتبہ آتا بلند اور آپ کی شان اتنی ارفع ہے۔ کہ آپ کی نسل ایک منٹ کے لئے بھی آپ کی طرف منسوب نہ ہونا برداشت نہیں کریگی۔ اور آپ کی طرف منسوب ہونے میں ہی ان کی شان اور ان کی عظمت بڑھسکی۔ پس اس پیشگوئی میں خالی اس بات کا ہی ذکر نہیں۔ کہ حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد کثرت سے ہوگی۔ بلکہ یہ بھی ذکر ہے۔ کہ وہ روز بروز بڑھے گی۔ اور وہ اولاد خواہ کتنی ہی اعلیٰ مقام پر پہنچے۔ اور خواہ ان کو بادشاہت بھی حاصل ہو جائے۔ پھر بھی وہ اپنی آپ کو حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کرنے میں ہی فخر محسوس کرے گی۔ پس تری نسلاً بعیداً کے یہی معنی ہیں کہ حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ تیری نسل تجھے کہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ

نہیں کریگی۔ اور تیری نسل کبھی اپنے دادا کو بھلا کی کوشش نہیں کریگی حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی الہام کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں ع غموں کا ایک دن اور چار شادی جس کے یہ معنی ہیں کہ بے شک آپ کی نسل میں سے بعض لوگ مرینگے بھی جیسا کہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے۔ مگر آپ کی نسل کم نہیں ہوگی بلکہ بڑھتی چلی جائے گی۔ اگر ایک مر گیا تو چار پیدا ہونگے۔ اور جہاں ایک مر گیا اور چار پیدا ہونگے لازمی بات ہے کہ وہ نسل بڑھتی چلی جائے گی۔ پس حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت اور آپ کے درجہ کی بلندی کا ہمیشہ نشان رہے گی۔ اور ہمیشہ اپنے آپ کو آپ کی طرف منسوب کرنے میں فخر محسوس کریگی۔ اور جب وہ آپ کی طرف منسوب ہونے میں فخر محسوس کرے گی۔ تو دوسرے لفظوں میں اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ وہ اولاد اپنے دادا کی بڑائی اور عظمت کا اقرار کرتی ہے۔ اور دنیا میں اقرار کی عظمت تسلیم کرتی ہے۔

حلف الفضول و احمدی جناب

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایڈلہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ لاندہ کی تقریر میں حلف الفضول کے طریق کے معادہ میں شامل ہونے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا تھا "جو لوگ اس میں شامل ہونا چاہیں ان کے لئے لازمی ہے کہ سات دن تک متواتر اور بلا تاخیر استحارہ کریں۔ خشاک نماز میں یا نماز کے بعد دو نفل الگ پڑھ کر دعا کریں۔ کہ اے خدا اگر میں سکو نبا سکو لگا۔ تو مجھے ہمیں شامل ہونے کی توفیق عطا فرما۔ ایک اور شرط یہ ہے کہ ایسا شخص خواہ امام الصلوٰۃ کے ساتھ اسے ذمہ طور پر لکھا شدہ اختلاف کیوں نہ ہو سرکاری حکم کے بغیر اس کے پیچھے نماز پڑھنا ترک نہ کریگی۔ اور اپنے کسی بھائی سے خواہ اسے شدید تکلیف بھی کیوں نہ پہنچی ہو۔ اس سے بات بریت کرنا ترک نہ کرے گی اور اگر وہ دعوت کرے۔ تو اسے رو نہ کرے گی اور شرط یہ ہے کہ سلسلہ کی طرف سے اسے ہونزا دی جائے اسے بخوشی برداشت کرے اور ایک یہ کہ اس کام میں نفسانیت اور ذاتی نفع نقصان کے خیالات کو نظر انداز کر دے گا۔ مگر دوست اپنے نام پیش کرے تو ہونے ان امور کی اجازت نہیں کرتے لہذا احباب کو چاہئے۔ کہ ان امور کو ملحوظ رکھ لیں۔ اور اطلاع دینے وقت ان کا ذکر راحت سے کی کریں۔ (انجیل بروج تحریک جدید)

مولوی محمد علی صاحب کے متعلق بعض اصحاب کے مندرجہ ذیل

یہ عجیب اتفاق ہے۔ کہ مختلف مقامات مختلف اصحاب نے مولوی محمد علی صاحب کے متعلق اپنے مندرجہ ذیل ایسے وقت میں دیکھے۔ کہ دفتر الفضل میں وہ تقریباً اکتھنے ہی پہنچے۔ اور آج اکتھنے ہی مشائخ کے جلسے میں ہیں۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایبہ اللہ تعالیٰ کی ذات والا صفات کے متعلق جناب مولوی محمد علی صاحب کا وہ یہ ہمیشہ سے ہی نہایت افسوسناک اور دل آزار رہا ہے۔ لیکن کچھ عرصہ سے تو وہ حد سے بڑھ گئے ہیں۔ اور بڑھتے جا رہے ہیں۔ اگر مولوی صاحب موصوف کے دل میں رویا اور کثوف کی کچھ ہی وقت ہے۔ تو انہیں اپنے دل اور زبان میں تبدیلی پیدا کر کے ذیل کے بیانات سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ جو ان اصحاب نے دیکھے ہیں جنہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ جھوٹا خواب اور رویا بیان کرنا بہت بڑا گناہ اور خدا تعالیٰ کی لعنت کا موجب ہے۔ یہ جانتے ہوئے کسی کو کیا ضرورت پڑی ہے۔ کہ مولوی صاحب کے متعلق جھوٹا اور بناوٹی خواب پیش کرے۔ میں مولوی صاحب کو ٹھنڈے دل سے ان پر غور کرنا چاہئے۔ اور فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ و ما علینا الا البلاغ۔

ہو گئی اور خود حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایبہ اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح حاصل ہو گیا۔ وہی جو کھٹا اب دوبارہ اسی مکان اور اسی جگہ پر جہاں پہلے دکھلایا گیا تھا۔ دکھلایا گیا۔ اس کے دیکھنے کے بعد میں جب باہر گلی میں آیا تو مولوی محمد علی صاحب کو کھڑا دیکھتا ہوں۔ مگر ایسی حالت میں کہ پاؤں میں کالے رنگ کا نقل سیلیر ہے۔ جسکی آڑھی بھی ہوتی ہے۔ سر پر وہی ٹوپی ہے۔ مگر بغیر چھڑنے کے۔ چائنا سلک کا کوٹ ہے۔ مگر چھٹا ہوا۔ پاچا مہر سیدھا مگر کھینا اور جگہ جگہ سالن کے داغ پڑے ہوئے۔ مجھے ان کو دیکھ کر خواہش پیدا ہوئی۔ کہ ان سے ملوں۔ میں مہانچہ کے لئے آگے بڑھ کر اسلام علیکم کہنا ہوا۔ مگر کوئی جواب نہیں ملا۔ دوبارہ اسلام علیکم کہا پھر بھی کوئی جواب نہیں سہ بارہ اسلام علیکم کہا مگر پھر بھی جواب نہ ملا۔ اس پر میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ مولوی صاحب میں نے تین دفعہ اسلام علیکم آپ سے کہا ہے۔ آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ بجاتے اس کے کہ مولوی صاحب خندہ پیشانی سے پیش آئے غصہ سے پوچھتے ہیں کہ تمہاری غرض مجھ کو لینے سے کیا ہے۔ میں نے کہا کوئی خاص غرض تو نہیں البتہ آپ کے ملاقات کرنے پس میں سال گند گئے تھے۔ اسلئے آپ کو دیکھ کر آپ سے ملاقات کرنے کی خواہش دل میں پیدا ہوئی۔ مگر تمہارے دل میں خیال آیا۔ کہ آیا واقعی مولوی صاحب کو دیکھنے اتنا عرصہ گزر بھی گیا ہے۔ یا نہیں۔ اسوقت میرا ذہن اس واقع کی طرف منتقل ہوا۔ جبکہ مولوی صاحب قادیان چھوڑ کر لاہور جا رہے تھے اور ہم چند لاکے ان کے پیچھے نرنٹاک اس غرض سے گئے تھے کہ ان سے کہیں کہ

(۱) مکرم ملک عزیز احمد صاحب میڈیٹر انجمن میڈیکل جنگ سے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایبہ اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایبہ اللہ تعالیٰ سے خدمت میں گھٹتے ہیں۔

بھنڈور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایبہ اللہ تعالیٰ سے اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

کچھ عرصہ ہوا۔ میں نے ایک کشف میں جو بعد نماز تہجد میں میرا ہی میں گھٹے ہوا مولوی محمد علی صاحب کی موجودہ حالت کو دیکھا مجھے یاد نہیں کہ میں نے حضور کی خدمت میں پہلے لکھا یا نہیں۔ مگر آج مجھے کاغذات کا جائزہ لینے ہوئے وہ کاغذ جس پر یہ کشف درج تھا۔ ملا۔ میرا خیال تھا۔ کہ اس کو اپنی ذات تک ہی محدود رکھوں۔ کیونکہ میں اس قسم کے کثوف اور رویا پر وہ افکار میں ہی رکھنے کا عادی ہوں۔ مگر چونکہ مولوی صاحب کی حالت روز بروز کینہ اور بغض میں ترقی کرتی جا رہی ہے۔ جیسا کہ مولوی صاحب کے خطبات اور تقاریر میں مذکور پیغام صلح سے عیاں ہے۔ اس لئے سمجھتا ہوں۔ کہ وہ کشف حضور کی خدمت میں لکھ دیا جائے اور حضور اگر مناسب سمجھیں تو اخبار میں شائع کرادیں۔ تا اگر ممکن ہو تو مولوی صاحب اس سے عبرت حاصل کر کے اپنی حالت کو سنوار سکیں۔ کشف یہ ہے۔

۱۹۱۹ء میں جبکہ ابھی میری وہ ابستگی خلافتِ ثانیہ سے نہیں ہوئی تھی۔ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ مہالین اور غیر مہالین میں سے کون حق پر ہے۔ استخارہ کرنے پر مجھے ایک روز بعد نماز تہجد کشفی رنگ میں ایک خوبصورت رنگ مرمر کے چوکھٹا میں

مرزا بشیر الدین محمود احمد لکھا ہوا دکھلایا گیا۔ اس سے مجھ پر بھائی ظاہر

وہ قادیان سے نہ جائیں۔ ورنہ دیکھتے تو ان کو کئی دفعہ بعد میں دیکھنے کا اتفاق ہوا۔

خیر جب انہوں نے میرے اسلام علیکم کا کوئی جواب نہ دیا۔ بلکہ دشت کلامی سے پیش آئے ہوئے آگے چل دیئے تو چند قدم چلنے پر ان کو ٹھوکر لگی اور وہ گر گئے۔ اسٹھے اور چند قدم چل کر پھر ٹھوکر کھائی۔ پھر اسٹھے پھر چند قدم پر ٹھوکر کھائی۔ میں یہ نظارہ دیکھ رہا تھا جب میں نے ان کو اس حالت میں دیکھا۔ تو ان سے کہا۔ مولوی صاحب کبھی اپنے تین دفعہ ٹھوکر کھائی اور گرے یہ آپ کا گناہ اس مقام سے ہے۔ جس پر آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں قائم تھے۔ اور اب خلافتِ ثانیہ سے بناوٹ کر کے اس مقام سے گر گئے۔ لباس آپ کا جو چھٹا ہوا ہے یہ لباس التقوی ہے۔ جس کو آپ نے احمدیہ جماعت میں فقہ ڈال کر اور ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ بنا کر انداز کر دیا ہے۔ میں اب بھی آپ کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ آپ اس واقعہ سے عبرت حاصل کریں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لہام کے ماتحت کر آؤ ہمارے پاس بیٹھ جاؤ آپ بھی نیک ارادے رکھتے تھے۔ اس کے خلیفہ اور مصلح موعود کی جماعت میں شامل ہو جائیں۔ کیونکہ عزت وہ ہے۔ جو آسمان سے آئے۔ میری نظر کے سامنے اس جلسہ کا واقعہ ابھی تک ہے۔ جس میں آپ نے مومنوں کی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ ہم تم سے جو تہ مار کر چندہ لینے۔ وہ کونسی روح تھی۔ جس کے ماتحت مومنوں کی جماعت نے آپ کے یہ الفاظ سن لئے ورنہ آج ذی ایسی الفاظ اپنے ان عقیدتمندوں سے کہہ کر تو دیکھیں جنکے آپ امیر قوم بنے ہوئے ہیں۔ مولوی صاحب اب بھی کچھ نہیں گیا۔ موجودہ عزت سے زیادہ عزت آپ کو حاصل ہو سکتی ہے۔ جبکہ آپ موجودہ خلیفہ کی غلامی میں آجائیں گے کیونکہ مسیح موعود کا موعود خلیفہ اپنے اندر وہ طاقت اور روحانیت رکھتا ہے۔ کہ جس پر اسکی نظر عنایت ہو جائے۔ اس کا دین اور دنیا سنور جاتی ہے۔ سعادت آسمانی میں ہے۔ کہ آپ اپنے انجام اور آخرت کی فکر کریں ورنہ یہی کتنا پڑ گیا۔

اس قدر کہیں تعصب بڑھ گیا جس سے کچھ ایمان جو تھا وہ گھبرا گیا یہی تقویٰ ہی اسلام تھا جس کے باعث تمہارا نام تھا "خاکسار ملک عزیز احمد علی" اس پر حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایبہ اللہ تعالیٰ نے رقم فرمایا۔

ایبہ اللہ تعالیٰ نے رقم فرمایا۔

"بہت عجیب خواب ہے میں نے اسی

جو تہ مارنے والے واقعہ کو اس دفعہ دیکھ لے سالانہ کی تقریر میں بیان کیا تھا۔

(۲)

مکرم سید کرامت حسین شاہ صاحب نے صحیح میدان جنگ سے بذریعہ ہوائی ڈاک ذیل کا عزیز حضرت امیر المؤمنین ایبہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھا ہے

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایبہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا احسان ہے کہ اس نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور شانِ ظاہری رنگ میں بھی بچانے کی توفیق عطا فرمائی اور ایک طرح سے باطنی رنگ میں بھی۔

اس بارے میں جو خطا تعالیٰ نے خاکسار کو دیکھ لیا اور میرا شانِ خواہش دکھلائی ان میں سے ایک یہ تھی کہ خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مولوی محمد علی صاحب (امیر غیر مہالین) کے ٹوٹو دکھلائی دیتے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چہرہ پر غور سے جب دیکھا۔ تو حضور کے چہرہ مبارک سے روشنی نکل رہی تھی اور حضور نے خواب کے اندر ہی میری طرف توجہ فرمائی)

اس کے بعد جب دوسرے ٹوٹو کو مولوی محمد علی صاحب کا تھا غور سے دیکھا اس خیال سے کہ میں انکے چہرہ پر کوئی روشنی ہے مگر میں حیران رہ گیا یہ دیکھ کر کہ صرف انکے چہرہ سے روشنی ہی غائب ہے بلکہ انکے ٹوٹو پر بھی روشنی چھائی ہوتی ہے۔ اس دوران میں خواب میں ہی ایک بزرگ شکل کے آدمی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف اشارہ کر کے کہتے ہیں کہ یہ (حضرت مسیح موعود) امریکہ میں ہیں۔ اسکے علاوہ اور جگہوں کا نام بھی لیا۔ شاید بھلائی کی لیکن وہ مجھے اچھی یاد نہیں ہے۔

دوسرا خواب جو ان دنوں مجھے آیا ہے کہ ایک شخص خواب میں کہہ رہے ہیں کہ میرا صاحب نام ہی قرآن مجید میں نہیں ہے اس نے خواب دیا تمام نبیوں کا نام تو قرآن مجید میں نہیں ہے اسنے پھر کہا حضرت عیسیٰ کا تو نام ہے (قرآن مجید میں) اس پر میں خاموش ہو گیا اور میرے دل میں بہت قلق اور افسوس پیدا ہوا۔ اسکے بعد میری زبان پر یہ آیت نوح بخود جاری ہو گئی۔ انا اعطیناکم الکوثر۔

اس خواب کے بعد جب میں نے غور کیا کہ اسکی کیا تفسیر ہو سکتی ہے تو اس نتیجہ پر پہنچا کہ کوثر سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں اور مسیح موعود حضرت مرزا صاحب ہی ہیں جنہوں میں اس زمانہ میں مسیح موعود ہو گیا دعویٰ کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے انکا نام کرنا شروع کیا اس پر حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایبہ اللہ تعالیٰ نے رقم فرمایا۔

الکوثر میں یقیناً حضرت مسیح موعود کی خبر ہے۔ کوثر کے معنی بڑی خیر والے شخص کے ہوتے ہیں۔

ضلعوار نظام کا قیام

مجلس مدت درت... حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ضلعوار نظام کے قیام کی تجویز پیش ہونے پر فیصلہ فرمایا تھا کہ "اس سکیم کے چلانے کے لئے سرحدت اضلاع گورداسپور، لاہور، لائل پور، گجرات گوجرانوالہ، سرگودھا، فیروز پور، سیالکوٹ جالندھر اور ہوشیار پور میں تحریک کی جائے۔" اور یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ ان اضلاع کے علاوہ اگر کوئی اور اضلاع بھی اس تنظیم میں طوعی طور پر شامل ہونا چاہیں۔ تو تین ماہ کے اندر اندر نظارت علیا میں ریزولوشن پاس کر کے بھیج دیں۔

اس فیصلہ کا اعلان اخبار الفضل مجریہ، اراکت السنہ میں نظارت علیا کی طرف سے کیا گیا تھا۔ اور مذکورہ بالا اضلاع کو بالخصوص مخاطب کرتے ہوئے کام کے لئے بعض ابتدائی تفصیلی ہدایات دے دی گئی تھیں۔ اور ان اضلاع کی مرکزی جماعتوں کو خطوط بھی لکھے گئے تھے۔ اس کے نتیجے میں اس وقت تک مذکورہ ذیل اضلاع میں ضلعوار نظام کا قیام ہو چکا ہے۔ جسے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے منظور فرمایا ہے۔

نمبر شمار	ضلع	مرکزی مقام	امیر
۱	ہوشیار پور	سٹروے	خان بہادر چودھری نعمت خاں صاحب ریٹائرڈ سٹیشن چارج بیگم پور
۲	سرگودھا	سرگودھا	چودھری فضل احمد صاحب اسٹڈنٹس ڈسٹرکٹ انسپکٹران سکول سرگودھا۔
۳	فیروز پور	فیروز پور	پیر اکبر علی صاحب
۴	جالندھر	کریام	چودھری عبدالحمید صاحب آف رامپول
۵	گجرات	گجرات	ملک عبد الرحمن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔
۶	سیالکوٹ	سیالکوٹ	خان بہادر نواب چودھری محمد الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر
۷	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ	میر محمد بخش صاحب وکیل۔
۸	ملتان	ملتان	شیخ فضل الرحمن صاحب اختر

نوٹ:- ضلع ملتان نے طوعی طور پر اس نظام کو قبول کیا ہے۔ (دناظر اعلیٰ)

رپورٹ بھجوانا کام کی تکمیل ہے

مجالس خدام الاحمدیہ کے کام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ مجلس کے پروگرام پر عمل پیرا ہونا اور دوسرے کام کی رپورٹ سے مرکز کو آگاہ کرنا۔ اگر آپ کام کریں۔ اور رپورٹ نہ بھجوائیں۔ تو آپ کا کام مکمل نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ رپورٹ بھجوانا زائد کام نہیں۔ نہ یہ غیر ضروری حصہ ہے۔ بلکہ یہ کام کی تکمیل ہے۔ سست مجالس رپورٹیں بھجوانے سے چست ہو جاتی ہیں۔ اور رپورٹیں نہ بھجوانے سے بیدار مجالس خوابیدہ ہو جاتی ہیں۔ پس زندگی اور بیداری کی اس علامت کو ضرور نمایاں کیجئے اور اپنے کام کی ہفتہ وار اور ماہوار رپورٹ مرکز میں بھجواتے رہیے۔ خاک نامہ احمد نایب محمد مجلس خدام الاحمدیہ

سکرٹریان تعلیم و تربیت توجہ فرمائیں

سکرٹریان تعلیم و تربیت کے فرائض میں سے ایک اہم فرض یہ ہے۔ کہ وہ اپنی جماعت کے تعلیم و تربیت کے حصہ کے کام کی ماہواری رپورٹ نظارت کے مطبوعہ فارم پر اگلے ماہ کی دس تاریخ تک ضرور مرکز میں بھجوا دیا کریں۔ ماہ صلیح ۲۳ء کی رپورٹ دس ماہ حال تک آنی ضروری ہے۔ جن جماعتوں میں مطبوعہ فارم موجود نہ ہوں۔ وہ فوری طور پر نظارت تعلیم و تربیت سے فارم منگوائیں اور رپورٹیں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (دناظر تعلیم و تربیت)

گم شدہ اشیاء کے متعلق ضروری اعلان

۵ دسمبر ۱۹۵۴ء کی رات کی گاڑی سے ہٹا لہ گاڑی تبدیل کر کے ہوئے میرا مذکورہ ذیل سامان

گم ہوا ہے۔ ۱) ایک بستر جس میں چار کبل اور ایک لحاف تھا۔ ۲) ایک کٹ بیگ بزرگ سفید جس میں ملٹری کے پارچات اور کچھ سویلین پارچات تھے۔ ۳) ایک کٹ بیگ بزرگ سیاہ جس میں خشک پھل اور کچھ کاغذات خط و کتابت تھے۔ جس صاحب کو یہ اشیاء ملی ہوں۔ یا ان کے متعلق کچھ علم ہو۔ تو مہربانی کر کے خاک رکو پتہ ذیل پر اطلاع دیں۔ میں بہت ممنون ہوں گا۔ خاک رکو عبد الکریم شرماعا الدار کلرک معرفت ایڈیٹر الفضل قادیان۔

شادی کے موقع پر دعوت

مذکورہ بالا سرفی کے ماتحت حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک نہایت ضروری ارشاد الفضل جلد ۳۰ نمبر ۲۱ میں شائع ہو چکا ہے۔ اس ارشاد کے بعض اقتباس احباب کی یاد دہانی اور راہنمائی کے لئے دوبارہ شائع کئے جاتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:-

"لو کہی دے بعض اپنے دوستوں کو دعا اور خوشی میں شمولیت کے لئے جمع کر لیتے ہیں۔ اور بلا دے میں صرف اتنا لکھتے ہیں کہ "سہاری لوگی کی شادی ہے۔ آپ بھی اس تقریب میں شامل ہوں۔ اور دعائیں حصہ لیں۔" یا اس قسم کے اور الفاظ ہوتے ہیں۔ اس سلسلہ میں چونکہ برات آئی ہوئی ہوتی ہے۔ ان کے اعزاز میں کچھ کھانسی چیزیں رکھی جاتی ہیں۔ تو یہ مہمان بھی اس میں شامل ہو جاتے ہیں۔ سادہ طور پر کوئی ہلکا سا ناشتہ اس موقع پر مہمانوں کے پیش کر دینا بری بات نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایسے موقع پر دودھ وغیرہ پیش کیا ہے۔ اور ہم لوگ بھی ایسے موقع پر چائے یا لیمونڈ اور کچھ ناشتہ پیش کر دیتے

اعلان نکاح

باہونذیر احمد صاحب اور عیبت احمد، اپنی کانکاج بیاتی ۱۰ دسمبر ۱۹۵۴ء لیاقت زمانی بنت حکیم محمد حسین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بولایت حکیم انور حسین صاحب برادر کلال بلب گڑھ ضلع گورداسپور میں جوڑا کر رہے ہیں۔ صاحب بلب گڑھ صاحب تیلنی سکڑی دہلی نے بتمام بلب گڑھ پڑھا۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالے۔ نذیر احمد امیر عیبت احمد صاحب

ہیں۔ "..... آگے چل کر حضور فرماتے ہیں۔ "کسی شخص اپنی روگی کی شادی کی تقریب پر قادیان کے دوستوں کو باقاعدہ کھانے کی دعوت دی۔ یہ ایک نا جائز فعل تھا۔ جس نے دعوت دی۔ اس نے بھی غلطی کی۔ جو شامل ہوئے۔ انہوں نے بھی غلطی کی۔..... حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہم کی دعوت کو خلاف شریعت قرار دیا کرتے تھے۔ میرے اپنے علم کے رو سے ص

جو اب ہر عمر غمیری یا غمیرا ہے

اس کے بڑے بڑے اجزاء مردارید۔ یا قوت۔ پھر راج زمرہ۔ زہرہ خطائی۔ فیروزہ۔ لیسہ۔ کبریا نمبر مشک۔ ورق طار۔ ورق نقرہ۔ اور ہوا خطائی وغیرہ ہیں۔ یہ سب حضرت خلیفۃ المسیح اولیٰ علیہ السلام کے متعلق حضور اپنے بیاض میں فرماتے ہیں۔ "مقوی دل و دماغ و روح و باصرہ و تریاق مسوم و دافع خفقان و حزن و لوا اسیر و جنون و حمی و بانہی۔ حصہ۔ (خسرہ) جدی (چیک) اراضی رحم۔ حملی صلابات زمین حمل و محافظ شباب ہے۔" قیمت ایک روپیہ کی چار گولیاں نیچر بلدیہ عجائب گھر قادیان

مفرح عطائی

چالیس سالہ مجرب و آزمودہ نسخہ۔ مقوی اعضائے رئیسہ۔ دل کی دھڑکن کے لئے اکیر بڑے بڑے اجزاء ہوتی۔ کستوری۔ عنبر یا تویت کشتہ چاندی وغیرہ۔ قیمت سات روپے چھٹانک۔

حکیم محمد دین انصاری (دسریافتہ دہلی) دارالبرکات قادیان

اعلان نکاح

سید عبدالرشید پسر سید فاضل شاہ صاحب گجراتی کانکاج ۲ جنوری ۱۹۵۵ء کو سکینہ بیگم بنت سید بہاول شاہ صاحب محلہ دارالبرکات قادیان ضلع گورداسپور حاجی محمد اسماعیل صاحب نے پڑھا۔ حق مہر مبلغ ۵۰۰ روپیہ مقرر ہوا۔ احباب دعا کریں۔ کہ جانیبین کے لئے باربرکت ثابت ہووے۔ خاک رکو عبدالرشید قادیان

دناظر تعلیم و تربیت

دیہاتی مبلغین کے دوسرے گروپ کے متعلق اعلان

عرصہ ڈیڑھ سال کے قریب ہوا ہے۔ کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایده اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تجویز کے مطابق دیہات میں خاص طور پر تبلیغی کام جاری کرنے کے پیش نظر ایک تحریک کی گئی تھی۔ کہ ایسے احباب جو ڈیڑھ تک تعلیم یافتہ ہوں۔ شادی شدہ ہوں۔ عمر ۳۰ اور ۵۰ سال کے درمیان ہو۔ وہ اپنی زندگیوں وقف کریں۔ زمیندار قوم سے متعلقہ دوستوں کو ترجیح دی جاوے گی۔ اس پر بہت سی درخواستیں موصول ہوئی۔ ان میں سے ۱۵ اصحاب کو منتخب کر کے تعلیم دلائی گئی۔ اور ان کو حضور کی تجویز کے بموجب مخصوص مرکزوں میں مقرر کیا جا رہا ہے۔ اب حضور نے منظوری عطا فرمائی ہے۔ کہ دیہاتی مبلغین کے طور پر ٹریننگ دلانے کے لئے دوسرے گروپ کے لئے بھی اعلان کیا جائے۔ لہذا جو احباب پچھلی دفعہ انتخاب میں نہ آئے تھے۔ وہ بھی اور دیگر احباب بھی اپنی درخواستیں جلد از جلد بھجوادیں۔ یہ درخواستیں ۲۰ جنوری ۱۹۲۸ء سے پہلے دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ تاکہ انتخاب جلد ہی ہو سکے۔ اور وقت زندگی کے فارم ترمیمی منگائیں۔ (پانچویں نمبر)

چندہ تعلیم الاسلام کالج کے متعلق احباب جماعت کی ذمہ داری

چندہ کالج کے متعلق جماعتوں اور خاص خاص افراد کی طرف مطبوعہ چھپتیاں بھیج کر اور بعد ازاں یاد دہانیاں ارسال کر کے بہت عرصہ سے تحریک کی جا رہی ہے۔ لیکن تا حال تمام جماعتوں اور افراد نے خاطر خواہ توجہ نہیں کی۔ چنانچہ حضرت امیر المؤمنین ایده اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی سالانہ جلسہ کی تقریر میں بھی اسی خیال کا اظہار فرمایا ہے۔ کہ کالج کے چندہ میں صرف چند لوگوں نے حصہ لیا ہے۔ بہت سی جماعتیں اور افراد ایسے باقی ہیں۔ جنہوں نے ابھی تک حصہ نہیں لیا۔ اگر وہ بھی حصہ لیں۔ تو یہ دو لاکھ کی رقم پوری ہو سکتی ہے۔ چونکہ ابتدائے تحریک میں حضرت امیر المؤمنین ایده اللہ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا تھا۔ کہ جماعت کا مالدار حصہ خصوصاً تاجروں وغیرہ اور زمیندار لوگ جنکو جنگ کی وجہ سے زیادہ روپیہ ملا ہے۔ وہ خاص طور پر اس طرف توجہ کریں۔ اور توسط الحال احباب اپنی ماہوار آمدنی کا نصف دیں۔ اس لئے احباب جماعت کو چاہیے۔ کہ فوری توجہ کر کے حضور کے منشا و مبارک کے مطابق کم از کم اپنی نصف ماہ کی آمد بطور چندہ کالج دیکر دو لاکھ کی رقم جلد پوری کریں۔ اس میں ابھی تک صرف ۱۵۸۰۰۰ کے وعدے آئے ہیں۔ جس میں سے ۱۰۶۰۰۰ روپے کی وصولی ہوئی ہے۔ (ناظر بیت المال)

فیصلہ مشاورت ۱۹۲۸ء

متواتر دو سال سے یہ اعلان ہر ماہ کے پہلے سہفتہ میں شائع کیا جا رہا ہے۔ کہ حضرت امیر المؤمنین ایده اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سامنے مشاورت سالانہ میں ہر سیکرٹری مال نے بالاتفاق اقرار کیا تھا۔ کہ ہر ماہ کے پہلے سہفتہ میں ایک لسٹ موصیان دفتر ہذا کو ارسال کیا کریں گے۔ کہ فلاں فلاں موصی کی طرف سے اتنی رقم فلاں تاریخ وصول ہو گئی ہے۔ جو فلاں تاریخ کو عاصب صاحب صدر انجمن احمیہ قادیان کے ہاں بھیجی گئی۔ اور فلاں کو پن نمبر اور تاریخ کے ماتحت یہ رقم داخل خزانہ ہو گئی ہے۔ دفتر پر تو صرف یہ فرض تھا۔ کہ وہ اس عہد کو ہر ماہ کے پہلے سہفتہ میں بذریعہ اخبار شائع کرے کہ اگر یاد آتا رہے۔ دفتر تو اس فرض کو سمجھتے ہوئے ادا کر رہا ہے مگر جماعتیں ادا نہیں کر رہیں۔ چند ایک جماعتیں ہیں۔ جو اپنے عہد کو پورا کر رہی ہیں۔ دو سال کے عرصہ کے بعد پھر اس معاملے کو مشاورت میں پیش کیا جائیگا۔ اور حضور ایده اللہ کے سامنے پیش ہوگا۔ کہ کس جماعت نے اس عہد کو پورا کیا اور کس نے نہیں کیا۔ ہر سیکرٹری مال کو اس کا عہد قدیم یاد کرایا جاتا ہے۔ کہ وہ اس کو سمجھے۔ اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے کہ کھل لٹ وہ ہوگی۔ جس میں مندرجہ ذیل باقی ہونگی۔

۱) نام موصی اور نمبر وصیت۔ اگر نمبر وصیت یاد نہ ہو۔ تو ولایت اور زوجیت اور سابقہ سکونت کا ہونا از بس ضروری ہے۔ ۲) تاریخ اور نمبر کوپن۔ ۳) عورتوں کا بھی نام اور نمبر وصیت کا ہونا ضروری ہے۔ ورنہ زوجیت وغیرہ۔ (سیکرٹری ہمیشہ معزز)

مولوی صاحب نے میرے اس خط کا جواب نہ دیا۔ جس میں ان کو ہمدردی کے طریق پر بزور تحریک کی گئی تھی کہ اسی روحانی سلسلہ میں جس میں ان کو شامل ہونے کا جائزہ فرما لیا تھا۔ منسلک ہو جائیں۔ تاکہ آنے والی زندگی میں دائمی خوشیوں کے وارث ٹھہر سکیں۔

چونکہ اب مولوی محمد علی صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت میں حد سے زیادہ تجاوز کر گئے ہیں تاکہ سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود ایده اللہ تعالیٰ کو گالیاں دینی شروع کر دی ہیں۔ اس لئے میں پھر اپنا اخلاقی فریضہ سمجھا کر مولوی صاحب کو متنبہ کرتا ہوں۔ کہ اب بھی وقت ہے۔ کہ سلسلہ عالیہ کی طرف جلد سے جلد رجوع کریں۔ میں یہ بھی ضروری خیال کرتا ہوں۔ کہ اپنے دیار کے متعلق یہ ظاہر کر دوں۔ کہ زمین و آسمانوں کے خالق و مالک خدا کو گواہ رکھ کر بطور حلف کہتا ہوں کہ جو الفاظ میں نے اپنے دیار کے متعلق اس خط میں لکھے ہیں۔ وہی الفاظ میرے خواب نامہ کے نمبر ۱۵ پر ۱۹۰۸ء کی تاریخ میں درج ہیں۔ اگر یہ بات غلط ہو۔ تو اللہ تعالیٰ جو جوٹ بولنے والے کو سزا دے بغیر نہیں چھوڑتا۔ میرے ساتھ جوٹوں والا سلوک کرے۔ عبد الجید خاں غنی

تشخیص بابت جماعتہما احمدیہ

سال رواں کے شروع میں تمام جماعتہما احمدیہ کو بجٹ فارم برائے تشخیص چندہ بابت سال ۱۹۲۸ء بھجوائے گئے تھے۔ لیکن انہوں نے کہ متعدد دیاروں کے باوجود مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف اب تک یہ فارم پر ہر ہر موصول نہیں ہوئے۔ آئندہ اس قسم کا اعلان اجزائی ہر مہینے ایک دفعہ کیا جائیگا۔ تا شاید جماعتہما مذکورہ کو اسی طرح اپنی ذمہ داری کا احساس پیدا ہو۔

- کلتہ شاہدہ لاہور
- مصری شاہ خیف باغ لاہور
- دہلی دہواڑہ
- سول لائن
- نیلا گنڈ
- بھائی دروزہ
- کوچہ چابک نواراں
- گڑھی شاہو
- احمدیہ ہوسٹل
- باغبان پورہ
- سہارن پور
- مفسوری

(۳)
محرم خان عبدالغنی صاحب مدرسہ مدرسہ عربیہ اسلامیہ نے لکھا ہے۔ جناب مولوی محمد علی صاحب۔ ایم۔ کے سے تین قسم کے تعلقات ہونے کی وجہ سے مجھ کو ان کے ساتھ جھڑپوں سے اول بہ مولوی صاحب۔ موصوف موضع مراد تحصیل کپور تھلہ کے باشندہ ہونے کی حیثیت میں میرے موطن میں۔ دوم: جب میں قادیان میں انٹرنس کے امتحان کی پرائیویٹ تیاری کر رہا تھا اس وقت مولوی صاحب سے اپنے طور پر جبکہ مولوی صاحب مجھ پر ہمارے اوپر مشرقی چوہاہ میں رہتے تھے۔ ریاہنی کے موطن میں اعداد لیا کرتا تھا۔ اور اس طرح میرے استاد ہیں۔ سوم: سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودگی میں مولوی صاحب نے سلسلہ احمدیت کی خدمات سرانجام دیں۔ اور اس طرح پر مولوی صاحب میرے دیہی بھائی رہ چکے ہیں۔ لہذا میں اپنا وہ رویا ذیل میں لکھوں گا۔ جو میں نے حضرت والد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات تک ۵-۱۰ سال بعد اور اپنی ملازمت کے ابتدائی ایام میں ۱۵ ستمبر ۱۹۰۸ء کو مولوی صاحب موصوف کے متعلق دیکھا۔ جبکہ وہ ہماری جماعت کے سرگرم کارکن تھے۔ چھٹو نمبر سے اپنی خوابوں کے متعلق چونکہ خاص توجہ رہی ہے۔ اس لئے میں نے اپنی خوابوں کے اندراج کی ایک کاپی بنائی ہوئی ہے۔ جس میں نمبر شمار۔ تاریخ و وقت۔ نوال و مضمون خواب کے لاک لاک خانے ہیں۔ مولوی صاحب کے متعلق جو مجھ کو خواب آیا۔ وہ کاپی مذکورہ کے صفحہ ۱۵ پر ۱۹۰۸ء کی تاریخ پر درج ہے۔ اور اس کے الفاظ بلا کم و کاست حسب ذیل ہیں۔
" آج ظہر سے قبل سو گیا۔ خواب میں مولوی محمد علی صاحب کی نسبت دیکھا کہ ایک تنور میں گئے ہیں۔ اور جل کر بالکل سوختے ہو گئے ہیں۔ اس وقت نصن نے کہا۔ کہ سلسلہ ہم نے جو کہا تھا۔ کہ ممدوم ہو جائیگا۔ طبیعت بڑی حیران کن تھی۔ جب آگ والا حصہ خواب کا دیکھا۔ خدا یا ہمارے سلسلہ کو جو تیرے ہاتھ کا قائم کردہ ہے۔ ترقی دے۔ آمین۔"

پہلے تو اس خواب کی تفسیر میری سمجھ میں نہ آئی۔ مگر مولوی صاحب کے جب ۱۹۱۱ء میں سلسلہ عالیہ کے تعلقات منقطع ہوئے۔ تو میں نے ہمدردی کے رنگ میں مولوی صاحب کی خدمت میں اپنا مذکورہ بالا خواب لکھ کر بھیج دیا۔ کیونکہ اس وقت میری سمجھ میں یہ تفسیر آئی۔ کہ مولوی صاحب کے تنور میں گرنے سے یہ سرا ہے۔ کہ سلسلہ عالیہ سے ان کا انقطاع ہو گیا۔ اور سوختے ہونے سے روحانی یعنی دینی طور پر مردہ ہونا دکھایا گیا۔ اور اس خیال سے محو ہوا بالکل خطا مولوی صاحب کی خدمت میں لکھا گیا۔ قریباً ساٹھ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

چنگنگ - امریکی اخبار میں بیان کیا کہ جاپانیوں کو مدت سے یہ گھنٹا تھا کہ امریکی فوجیں انھیں بھینچ جائیں گی۔ اگر جاپانی یہ سمجھتے ہیں کہ مغربی محاذ پر جرمنوں کے جوابی حملے کے نتیجے میں انہیں دم لینے کا موقع مل جائے گا۔ تو یہ انکی غلطی ہے۔

لندن - امریکی اخباروں کے متعلق نیڈ مارشل منگرمی کے ہیڈ کوارٹرز نے ایک افسر نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ جرمنوں کے لئے ان کا حملہ بہت نقصان دہ ثابت ہوا ہے۔ امریکن فوجوں نے شمالی بازو پر ان کو دس میل پیچھے ہٹا دیا ہے۔ وہ مغربی کوٹے کا طرف بہت رہے ہیں۔ لا روش کے شہر کے اندر اس وقت لڑائی ہو رہی ہے۔ برطانی فوج نے اس شہر سے چار میل شمال مشرق کی طرف ایک ایک گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور وہ دس میل آگے بڑھ گئی ہے۔ اس علاقہ میں دس میل لمبے محاذ پر جرمن پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ جرمنوں نے مان لیا ہے کہ انہوں نے سان ہیسو بڑے شہر خالی کر دیا ہے۔

لندن - امریکی اخباروں میں لکھا گیا ہے کہ جرمنوں کے کارخانوں پر شدید حملے کئے گئے۔ ان کے علاوہ جرمنی میں ریلوں - سرنگوں اور ہوائی اڈوں پر سخت بمباری کی۔

لندن - امریکی اخباروں میں لکھا گیا ہے کہ جرمنوں کو نکال دیا ہے۔ اب تک ۳ لاکھ صنعتی لہتیاں روسیوں کے قبضہ میں آچکی ہیں۔ روسی دستے اس وقت دریائے ڈینیوب کے ساتھ ساتھ بڑھ رہے ہیں۔ اور اس وقت دینا سے صرف ۸۵ میل دور ہیں۔

واشنگٹن - ۱۱ جنوری - صدر روزولٹ نے امریکہ کے آئندہ سال کے لئے ۸۳- ارب ڈالر کے بجٹ کی سفارش کی ہے۔ کانگریس کے نام ایک پیغام لکھا ہے کہ دنیا کے تمام حصوں میں لڑائی انتہائی شدت اختیار کر گئی ہے۔ یہ خیال کرنا غلطی ہے کہ یورپ میں جنگ ختم ہونے کے بعد اخراجات میں کمی ہو جائے گی۔ جاپان کی طاقت کو کم سمجھنا بہت بڑی غلطی ہے۔ جرمنوں نے اپنی انتہائی طاقت کے وقت یورپ کے جتنے بڑے علاقہ پر قبضہ کیا تھا۔ جاپان کے پاس اب بھی اس سے دوگنا علاقہ ہے۔ اور یہ علاقہ مارے امریکہ کے برابر ہے۔

لندن - امریکن ویرجانی حکومت کے ایک شہر کہ اعلان میں کہا گیا ہے کہ دسمبر ۱۹۴۴ء میں جرمن آرمی دوزوں کی لڑائی پھر تیز ہو گئی ہے جس سے اتحادی تجارتی مہازوں کا نقصان بڑھ گیا ہے۔ جرمن آرمی دوزیں بحیرہ اٹلانٹک میں دو دور تک پھیلی ہوئی ہیں۔ جس میں آرمی دوزوں کی سرگرمیوں میں از سر نو اضافہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنگ یورپ کا خاتمہ ابھی دور ہے۔

دہلی - امریکی اخباروں میں لکھا گیا ہے کہ شدید برف باری کے باعث ۵ جنوری سے شملہ کے ساتھ شلیفون کا سلسلہ قطع ہے۔ کل سے تار کا سلسلہ بھی ٹوٹ گیا۔ کل صبح کالکتا سے شملہ تک ریل گاڑیوں کی آمد و رفت بھی بند ہو گئی۔ کیونکہ تمام ریلوے لائنیں برف میں جھکی ہوئی ہیں۔

ایبٹنہ - ۱۱ جنوری - یونان کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ جلد از جلد نئی اسمبلی کا انتخاب عمل میں لایا جائے گا۔ یونانی فوج اور پولیس کو دوبارہ منظم کرنے کے لئے برطانیہ سے ماہرین بلائے جائیں گے۔ گورنر ایبٹنہ کو چاہیے کہ فوراً اسٹیمپا رڈ ال دیں۔ اور یقین رکھیں۔ کہ مزدوروں کی آزادی بحال رکھی جائے گی۔ جبر کا بھرتی ہو کر نہ کی جائے گی۔

لاہور - ۱۱ جنوری - بادشاہی مسجد کی مرمت کی کمیٹی کے اجلاس میں ۳۵۰۰۰ روپیہ کی منظوری کی گئی ہے۔ گنبد کی تجدید پر ۳۲۸۰۰۰ روپیہ اور ایوان کے فرش کی مرمت پر ۲۰۶۸۰۰۰ روپیہ کا اندازہ ہے۔

چنگنگ - امریکی اخباروں میں لکھا گیا ہے کہ جاپانی فوجیوں کے خلاف اب لڑائی ہم بھی استعمال کر رہے ہیں۔ امریکی اخباروں میں لکھا گیا ہے کہ کپڑے کی سپلائی کا تقریباً تمام کام حکومت اپنے ہاتھ میں لینے والی ہے۔ کارخانوں کے اسٹی فینڈی مال پر گورنمنٹ خود قبضہ کر لیا کرے گی۔ اور مال حاصل کرنے کے لئے ٹیکس لکڑی کو درخواست دینی ہوگی۔

فیروز پور - ۱۱ جنوری - بالیک سبھانے صحت ایک ماہ میں عیسائیوں کے نوے خاندانوں کی مجموعی تعداد ۲۵۱ ہے۔ شدت سے

امریکہ - امریکی اخباروں میں لکھا گیا ہے کہ امریکن فوجوں نے ہندوستان کے اڈوں سے آڑ کر لیا ہے۔ جاپانی ٹھکانوں کی خبریں اور شہر سنگاپور پر بھی حملہ کیا۔ سنگاپور کے جاپانی ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ امریکن بمباروں نے سبیل مار کے ہوائی اڈے پر بڑے زور کا حملہ کیا۔ جس سے کافی نقصان پہنچا۔ گذشتہ سال ۵ نومبر کو بھی اتحادی طیاروں نے سنگاپور پر حملہ کیا تھا۔

واشنگٹن - ۱۱ جنوری - امریکن فوجوں نے لوزان پر اترنے کے بعد لنکن کی جلیج کے کنارے چار مورچے بنا لئے تھے۔ اور اب اس کے دستے آگے بڑھتے ہوئے ایک دوسرے سے آگے ہیں۔ یہ دستے دوڑتے دوڑتے اندر چلے گئے ہیں۔ اور سنگگڈ ان وڈ گیا سان کے شہر پر قبضہ کر چکے ہیں۔ سان فرنٹڈو سے منبلا جانے والی بڑی سرنگ کے ایک ٹکڑے پر بھی امریکن قبضہ کر چکے ہیں۔ جاپانی بڑی تیزی سے منبلا کے شمال کی طرف اپنی فوجوں کو ہٹا رہے ہیں۔ اندازہ ہے کہ اس جزیرہ پر جاپانیوں کے پاس کافی فوج ہے۔

کانڈی - ۱۱ جنوری - اتحادی فوجیں برما کے سب مورچوں پر آگے بڑھ رہی ہیں۔ شواہب پر پوری طرح تسلط قائم کر لینے کے بعد ۱۴ ویں فوج کے دستے آگے نکل چکے ہیں۔ یہاں سے مغرب کی طرف نیوا سے بیس میل کے شمال کی طرف وہ ایک شہر پر قابض ہو چکی ہیں۔ اراکان میں ہندوستانی دستے یونان میں داخل ہو گئے ہیں۔ جو اکیاب سے ۱۲ میل شمال مشرق میں ایک سٹیٹسٹیشن ہے۔ یہ سٹیٹسٹیشن کے روز چھ جاپانی طیاروں نے اکیاب کی بندرگاہ پر حملہ کیا۔ ان میں سے پانچ کو گرا لیا گیا۔

لندن - ۱۱ جنوری - مغربی محاذ پر امریکن فوجوں کے مورچے پر امریکن دستوں نے ایک دریا کے پار دشمن کے مورچے پر قبضہ کر لیا ہے۔ اب بہان کے گاؤں میں ٹینکوں کی زبردست لڑائی ہو رہی ہے۔

لندن - ۱۱ جنوری - معلوم ہوا ہے کہ جزیرہ لوزان میں اترنے والی امریکن فوج کی تعداد ساٹھ ہزار ہے۔ امریکن ٹینکوں کی کافی تعداد بھی اتاری گئی ہے۔

شکلی حکم نے اعلان کیا ہے۔ کہ بھاری امریکی بمباروں نے ہندوستان کے اڈوں سے آڑ کر لیا ہے۔ جاپانی ٹھکانوں کی خبریں اور شہر سنگاپور پر بھی حملہ کیا۔ سنگاپور کے جاپانی ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ امریکن بمباروں نے سبیل مار کے ہوائی اڈے پر بڑے زور کا حملہ کیا۔ جس سے کافی نقصان پہنچا۔ گذشتہ سال ۵ نومبر کو بھی اتحادی طیاروں نے سنگاپور پر حملہ کیا تھا۔

واشنگٹن - ۱۱ جنوری - امریکن فوجوں نے لوزان پر اترنے کے بعد لنکن کی جلیج کے کنارے چار مورچے بنا لئے تھے۔ اور اب اس کے دستے آگے بڑھتے ہوئے ایک دوسرے سے آگے ہیں۔ یہ دستے دوڑتے دوڑتے اندر چلے گئے ہیں۔ اور سنگگڈ ان وڈ گیا سان کے شہر پر قبضہ کر چکے ہیں۔ سان فرنٹڈو سے منبلا جانے والی بڑی سرنگ کے ایک ٹکڑے پر بھی امریکن قبضہ کر چکے ہیں۔ جاپانی بڑی تیزی سے منبلا کے شمال کی طرف اپنی فوجوں کو ہٹا رہے ہیں۔ اندازہ ہے کہ اس جزیرہ پر جاپانیوں کے پاس کافی فوج ہے۔

کانڈی - ۱۱ جنوری - اتحادی فوجیں برما کے سب مورچوں پر آگے بڑھ رہی ہیں۔ شواہب پر پوری طرح تسلط قائم کر لینے کے بعد ۱۴ ویں فوج کے دستے آگے نکل چکے ہیں۔ یہاں سے مغرب کی طرف نیوا سے بیس میل کے شمال کی طرف وہ ایک شہر پر قابض ہو چکی ہیں۔ اراکان میں ہندوستانی دستے یونان میں داخل ہو گئے ہیں۔ جو اکیاب سے ۱۲ میل شمال مشرق میں ایک سٹیٹسٹیشن ہے۔ یہ سٹیٹسٹیشن کے روز چھ جاپانی طیاروں نے اکیاب کی بندرگاہ پر حملہ کیا۔ ان میں سے پانچ کو گرا لیا گیا۔

لندن - ۱۱ جنوری - مغربی محاذ پر امریکن فوجوں کے مورچے پر امریکن دستوں نے ایک دریا کے پار دشمن کے مورچے پر قبضہ کر لیا ہے۔ اب بہان کے گاؤں میں ٹینکوں کی زبردست لڑائی ہو رہی ہے۔

لندن - ۱۱ جنوری - معلوم ہوا ہے کہ جزیرہ لوزان میں اترنے والی امریکن فوج کی تعداد ساٹھ ہزار ہے۔ امریکن ٹینکوں کی کافی تعداد بھی اتاری گئی ہے۔